قال الله تبارک و تعالی ولا تکونوا ... منهم
الله جل شانہ فرماتا ہے کہ ... کرد و تم اپنے ...
جناب مولوی غلام احمد صاحب ... باہتمام مولوی محمد قدرت اللہ صاحب مصنف
در مطبع ... آباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین

اگرچہ مومن ومنافق مین جو کچھہ فرق وامتیاز ہے اوسوقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ اون احکام شرعی کے بجا لانیکا موقع پیش آتا ہے

جن کا بجالانا نفس پر شاق گزرتا ہے - جیسے جہاد - ہجرت - زکوۃ
حج وغیرہ - لیکن یہہ فرق نہایت صاف طور پر اوسوقت ظاہر
ہوجاتا ہے جبکہ اون احکام کو بجالانا پڑتا ہے جو رسم ورواج
زمانہ کے مخالف ہون - اس وجہہ سے کہ سچے اسلام کا مقتضا
خداکے احکام کے مقابلہ مین عزیز واقارب کی پاسداری کو
چھوڑدینا - اور کبھی کسی کی مخالفت کا سرمو خیال نہ کرنا ہے
پس جو سچے مسلمان ہین رسم ورواج کو خداکے حکم کے سامنے
ہیچ وپوچ سمجھتے ہین - اور ہمچشمون کے طعن وملامت کا اونہین
کچھہ بھی اندیشہ نہین آتا - اور جنمین نفاق کا مادہ ہے وہ
خداکے حکم کی اطاعت پر اپنے ہمچشمون اور اگلون کے
رسوم وعادات کی اتباع کو ترجیح دیتے ہین - ابنا رجنس کے

طعن و ملامت کو خدا کے گناہ سے زیادہ سمجھتے ہین - دارین
کی روسیاہی جو خدا کی نافرمانی کا نتیجہ ہے پسند کرتے ہین
مگر آبائی رسوم کی تقلید ترک نہین کرتے - عار و ننگ سے
بچنے کے لئے قعر دوزخ مین جا پڑتے ہین -
چونکہ اس مجمل بیان سے اصل مقصود ذہن نشین نہو سکیگا
اس لئے بعض وہ رسوم فاسدہ جنکی پابندی و پاسداری مین
اس زمانہ کے جہلار خلاف شرع شریف عمل کرتے ہین تمثیلاً
ذکر کئے جاتے ہین -
منجملہ ان رسوم فاسدہ کے جو شرع کے مخالف ہین - اور بعض
نافہم مسلمانون نے ہندوستان کے کفار کے میل جول سے
انکو اختیار کیا ہے - بیوہ عورتون کا نکاح ثانی سے منع کرنا -

طلاق کو معیوب جاننا۔ جو عورتین نکاح ثانی کرین اونکی اہانت
کرنی۔ مطلقہ عورتون کو حقیر سمجہنا ہے۔

درحقیقت یہہ باتین جس طرح کہ شرع شریف کے مخالف ہین
اوسیطرح تمام مسلمانون کے رسم ورواج کے بھی مخالف
ہین۔ کیونکہ اسلام کا زیادہ مجمع عرب۔ روم۔ توران۔
ماوراء النہر۔ بخارا۔ خراسان۔ افغانستان۔ ترکستان
سیستان وغیرہ ہے۔ اور وہان ان باتون سے ہرگز
ننگ و عار نہین۔ نہ اب ہے۔ نہ پہلے تھا۔

نہایت تعجب کی بات ہر کہ ہندوستان کے بعض مسلمان
جو اپنے آپ کو شریف جانتے ہین۔ اپنے نسب کا سلسلہ
صحابۂ کبار اور ائمہ اطہار تک (جو روسائے عرب ہین)

پہونچاتے ہین - اور اوسکو - مرا ہیانا سمجھتے ہین - ان امور
کو معیوب جانتے ہین - اور یہہ خیال نہین کرتے کہ امور مذکورہ
یعنے بیوہ عورتون کا نکاح ثانی کرنا - اور منکوحات کو ضرورت
کے وقت طلاق دینا - اونمین برابر جاری تہا - جس سے
یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ نادان اون بزرگون پر
جن سے اونہون نے شرافت حاصل کی ہے طعن کرتے
ہین - اور اون کے مراسم کو ننگ و عار سمجھتے ہین - اس
صورت مین شایان تو یہہ ہے کہ یہہ اپنے آپ کو زمرہ سادات
و شیوخ سے خارج سمجہین - اور راجپوتون اور برہمنون اور کہترون
اور ہندوستان کے دوسرے کفار ناہنجار کے زمرہ
مین داخل خیال کرین - تاکہ اس ننگ و عار کا دہبہ اون کے

دامن شرافت پر نہ لگے۔

اگرچہ ان امور کا رواج عرب مین اس کثرت سے ہی کہ اوسکے
بیان کی چندان ضرورت نہین۔ لیکن تمثیلاً چند بیبیون اور مطلقہ
بی بیون کے نام جنکو سرور کائنات علیہ وآلہ الصلوٰۃ کے
مبارک زمانہ مین نکاح ثانی کا اتفاق ہوا ہے ذکر کئے جاتے ہین
اور یہہ وہ بی بیان ہین جو روسائے شرفا کے موجب افتخار
وملاذ شرافت نجابت ہین۔

منجملہ ان کے افضل ترین نسا عالم حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیان ازواج مطہرات ہین
چنانچہ صاحبزادیون مین سے ایک حضرت رقیہ ؓ ہین۔ جو
قبل از نزول قرآن پیدا ہوئی تہین۔ اور عتبہ بن ابو لہب

سے آپنے اونکا نکاح کر دیا تھا۔ اور دوسری صاحبزادی
ام کلثوم رض ہین۔ جنکو آپ نے عتیبہ بن ابولہب سے نکاح
کر دیا تھا۔ جب آپ پر قرآن مجید اترنا شروع ہوا۔ اور
ابولہب ایمان نہ لایا۔ اور آپ کا دشمن ہو گیا تو اللہ تعالی
نے آپ پر ابولہب کی مذمت مین (سورہ لہب مین) تَبَّتْ
يَدَا اَبِي لَهَبٍ نازل فرمائی۔ تب اوس نے اپنے دونون بیٹون
کہکر ہر دو صاحبزادیون کو طلاق دلوادی۔ (پھر آخر کو
مدت کے بعد عتبہ مسلمان ہو گئے۔ اور عتیبہ کافر مرا) سو
حضرت رقیہ سے حضرت عثمان نے نکاح کیا جب حضرت رقیہ
نے انتقال کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام کلثوم
کا بھی نکاح حضرت عثمان سے کر دیا۔

علیٰ ہذا اہل بیت کرام مین ام کلثوم دختر حضرت فاطمہ عنہا کو چہار نکاح کا
اتفاق ہوا تہا پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے من بعد
حضرت جعفر طیار کے تین فرزندون ۔ عون ۔ محمد ۔ عبد اللہ ۔
کے ساتہہ یکے بعد دیگرے ۔

اسی طرح ازواج مطہرات مین سواے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے (جو بوقت نکاح ششش سالہ تہین) باقی تمام بی بیون کا
قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح ہو چکا تہا ۔
مثلاً حضرت خدیجہ عنہا سے جو افضل و اعلیٰ و اقدم تمام ازواج
کے ہین ۔ پہلے ابوہالہ نے نکاح کیا تہا جو ایام جہالت مین
قبل زمانہ اسلام مرگیا ۔ پہر عتیق بن عابد نے نکاح کیا عتیق
کے مرنیکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

خدیجہ سے نکاح کیا۔ جب آپ پر قرآن مجید کا نزول شروع ہوا تو حضرت خدیجہ سب سے پہلے ایمان لائین۔ اس لئے سب بی بیون مین آپ کا بڑا رتبہ ہے۔

اسیطرح حضرت حفصہ۔ حضرت زینب۔ حضرت میمونہ۔

حضرت سودہ اول اول کے لوگون مین ایمان لائین۔ اوسوقت اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو کے نکاح مین تہین۔ سکران بہی اون کے ساتھ مسلمان ہوگئے۔ جب اونکا انتقال ہوا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سودہ سے نکاح کیا۔

حضرت حفصہ بنت عمر پہلے خنیس بن حذافہ کے نکاح مین تہین۔ اون کے ساتھ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین آپ کے پاس آئین۔ جب جنگ بدر کے بعد خنیس کا انتقال ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح مین آئین

حضرت ام سلمہ پہلے ابو سلمہ کے نکاح مین تہین۔ سنہ ہجری مین ابو سلمہ کا انتقال ہونے کے بعد حضرت نے نکاح کیا۔

حضرت ام حبیبہ پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تہین۔ پہلے وہ مسلمان تہا پہر نصرانی ہوگیا تب حضرت نے پہر اون سے نکاح کیا۔

حضرت زینب پہلے زید بن حارثہ کے منکوحہ تہین۔ جب انہون نے طلاق دی۔ تو پروردگار عالم نے اپنے طرف سے حضرت کے ساتھ آپکا نکاح کردیا۔

حضرت ام سلمہ - حضرت سودہ - حضرت جویریہ - حضرت ام حبیبہ

حضرت صفیہ - رضی اللہ عنہن - اور حضرت امامہ دختر حضرت

چنانچہ اس کے متعلق یہہ آیت نازل ہوئی - فلما قضی زید منہا وطراً زوجنکہا یعنے جب اوس سے زید اپنی حاجت پوری کرچکا - تو ہمنے تیرے ساتھہ اوسکا نکاح کردیا - اسیوجہہ سے حضرت زینب اور بیبیون سے کہا کرتی تہین کہ تمہارا نکاح تمہارے وارثون نے کیا ہے - اور میرا نکاح سات آسمانون کے اوپر جناب الہی نے کیا ہے -

حضرت میمونہ رضہ پہلے ایک شخص کے نکاح مین تہین - جسکے نام مین اختلاف ہے اوس سے علیحدہ ہونے کے بعد ابورہم نے نکاح کیا - جب وہ بھی مرگیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا -

حضرت جویریہ رضہ پہلے سافع بن مصطلق کے نکاح مین تہین - وہ مریسیع کی لڑائی مین مارا گیا - اور جویریہ تقسیم غنیمت مین ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین - پہر جویریہ نے نواوقیہ ادا کرنے پر اپنی کتابت* حاصل کی - اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کین کہ یارسول اللہ مین مسلمان ہون - گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین - اور آپ اللہ کے پیغامبر ہین مین جویریہ بنت حارث ہون - ثابت بن قیس کے حصہ مین آئی ہون - اور اون سے کتابت حاصل کرکے اسمعاملہ مین آپ سے اعانت کی خواستگار ہون تب آپنے فرمایا کیا تجھکو رغبت ہے اوس بات کی جو

* مولا اپنے مملوک سے یہہ شرط کرے کہ تو فلان چیز یا اس قدر روپیہ لادے تو آزاد ہے اسیکا نام کتابت ہے ۱۲

زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ نکاح اتفاق ہوا۔ پہلے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پہر مغیرہ بن نوفل سے۔

اس سے بہتر ہے۔ عرض کی کہ وہ کیا ہے یا رسول اللہ۔ تب آپنے فرمایا کہ مین تیرے طرف سے بدل کتابت ادا کرکے تجہسے نکاح کرلون۔ عرض کین ہان یا رسول اللہ مین بسر و چشم راضی ہون۔ پہر آپنے اون کے طرف سے بدل کتابت ادا کیا۔ اور اون کو آزاد کرادیا اور اُن سے نکاح کیا۔ حضرت صفیہ۔ خیبر کی لڑائی مین پکڑی ہوی آئین (اونکا شوہر جو ایک یہودی تہا قتل ہوگیا تہا) دحیہ کلبی نے رسول اللہ صلعم سے اجازت حاصل کرکے مال غنیمت مین صفیہ کو لے لیا۔ پہر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صفیہ قوم قریظہ اور نضیر کی سردار ہے۔ آپکے سوا کسی اور کے لائق نہین۔ تب حضرت نے دحیہ سے فرمایا کہ اس کے سوا کوئی دوسری لونڈی قیدیون مین سے لیلو۔ پہر آپ نے حضرت صفیہ کو آزاد کرکے اون سے نکاح کیا۔ جناب سیدہ علیہا السلام نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت کی تہی کہ میرے بعد میری بہانجی امامہ کو نکاح کرلینا۔ سو آپ نے بعد وفات حسب وصیت اون سے نکاح کیا۔ اور حضرت علی نے مغیرہ بن نوفل کو وصیت فرمائی تہی کہ میرے بعد امامہ سے نکاح کرلینا۔ تو آپ کی وفات سے بعد مغیرہ نے امامہ سے نکاح کیا ۱۲۔

اسیطرح ام رومان والدہ حضرت عائشہ ؓ کے زوج اول عبداللہ
بن سنجرہ ہین اور ازواج ثانی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ۔
اور اسماء بنت عمیس والدہ محمدؐ بن ابی بکر صدیق کے شوہر
اول جعفر بن ابی طالب تھے۔ اور شوہر ثانی حضرت صدیق اکبر
اور شوہر ثالث جناب ولایت مآب رضی اللہ عنہم۔
پس نہایت تعجب خیز حالت ہے اون کم عقلون کی جو اپنے کو
شرفا سے ملقب کرکے محض چند مکار ہندوستان کے
پاسداری سے اپنے آبا و اجداد کو جو افضل ترین خلایق تھی
مطعون کرتے ہین۔ کیونکہ جب یہہ لوگ بیوہ اور مطلقہ عورتون
کے نکاح ثانی کو ننگ و عار سمجھتے ہین۔ تو حقیقت مین اون پیشوایان
دین کے ساتھہ جن سے بیخ و بنیاد شرافت و نجابت کی مستحکم ہے

بے حمیتی کو منسوب کرتے ہین۔ عاذنا اللہ من شر
اولئک المنافقین الضالین۔

اب اون وجوہ کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن سے مخالفت اس رسم
فاسد کی شریعت غرا سے پائی جاتی ہے۔

یہہ رسم بد سات نے آیات قرآنی کے مخالف ہے۔

(۱) قال اللہ تعالی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ
فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَھُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
بَیْنَھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِکَ یُوْعَظُ بِہٖ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْھَرُ وَاللّٰہُ
یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ۔ فرمایا اللہ جل شانہ نے
جبکہ طلاق دو تم عورتون کو اور ایام عدت تمام ہو جاوین

(جو گزرنا مدت تین حیض کا ہے۔ پس منع نکرو تم اون کو
نکاح کرنے سے اون کے پہلے خاوندون کے ساتھہ جبکہ وہ
باہم راضی ہون۔ یہی حکم کیا جاتا ہے اون لوگون کے لئے
جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہین۔ یہہ چیز بہت
پاک ہے تمہارے لئے اور بہت طاہر ہے خدا جانتا ہے
اور تم نہین جانتے ہو انتہی۔

اس آیت شریف کا مقصود یہہ ہے کہ جب کوئی شخص عورت
کو طلاق دے تو اوس عورت کو چاہئے کہ تین حیض کی مدت
گزرنے تک۔ اور اگر حیض موقوف ہو چکا ہو تو تین مہینے
تک نکاح ثانی نہ کرے۔ اور اس مدت کے گزرنے کے
بعد کوئی شخص اوسکو نکاح ثانی سے روک نہین سکتا۔ اگر وہ

اوسی شوہرسے پہر راضی ہوجاوے جس نے ایک یا دو

طلاق دے تہی - اور وہ مرد بہی راضی ہوجاوے تو ایسی

عورت کو بہی منع نہین کرسکتے -

اس آیت مقدسہ مین یہہ بات غور کرنیکے لائق ہے کہ یہانپر

طلاق کا ذکر اس طرح سے کیا گیا ہے کہ وہ خالی از قباحت ہو

اور پہر نکاح ثانی کی ترغیب کے وجوہ بیان کئے گئے ہین -

(۱) یعنے یہہ کہ لوگون کو منع کیا گیا ہے کہ تجدید نکاح ثانی

سے ممانعت نکرین -

(۲) یہہ حکم اون لوگون کے لئے ہے جو خدا اور آخرت پر ایمان

رکہتے ہین - یعنے مسلمانون کے لئے - اس سے صاف ظاہر ہے

کہ جو شخص اس حکم کو نہ مانے اور اسپر عمل نکرے - یا اس کو

ننگ و عار سمجھے وہ منافق ہے۔

(۳۸) نکاح ثانی کے نسبت کہا گیا ہے کہ یہہ زیادہ پاک کرنیوالی چیز ہے۔ اور واقعی ایسا ہی ہے کیونکہ جیساکہ ہر نیک و بد صالح و فاسق مومن و منافق کے جبلت مین خور و نوش آرام و آسایش کی خواہش بمقتضاے بشریت موجود ہے جسکی وجہہ سے وہ کہانے پینے کی طرف مائل ہوتا ہے خصوص جب کہ کسی شخص کو بہوک پیاس بھی ہو۔ اور کہانا پانی اوس کے سامنے سے اٹھا لیا جاے تو اوس کے دل مین زیادہ ترغیب پیدا ہوتی ہے گو کہ بالفعل اوس سے باز رہے لیکن اوسکا سب دل و دماغ اس خواہش سے بہر جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک صالح و فاسق کی طینت

مین شہوت بھی پیدا کی گئی ہے - لہذا ہر مرد کو عورت کی
طرف میلان ہوتا ہے - اور عورت کو مرد کے جانب -
پس جوان بیوہ عورتون کو مرد کے جانب رغبت نہونا
کس طرح باور کیا جا سکتا ہے - بالضرور وہ اسکی دل سے
خواہشمند رہتی ہین اور نکاح کے روکنے سے زنا جو ایک
حرام قطعی اور نہایت [illegible] فعل ہے واقع ہونیکا احتمال ہے
یا کم از کم اوس کے مبادی جو نظر بازی اور شہوت خیز
باتونکا کہنا سننا ہے - لامحالہ وقوع پذیر ہون گے - اگر
بالفرض کوئی عورت کمال درجہ کی پاکدامن اور اپنے
نفس پر ہر طرح سے قادر ہو - تب بھی بمقتضای بشریت
افعال شہوت سے اوسکا خیال بھرا رہیگا - گو بلحاظ

پاکدامنی اوسکے اظہار سے ساکت رہے۔ پس بغیر نکاح
کے اس برائی سے بچاؤ حاصل نہین ہوسکتا۔ جیسا کہ
خدا یتعالی کے اس فرمان سے اکہ یہہ چیز تمکو زیادہ پاک
کرنیوالی ہے) یہی منشا صاف مستنبط ہوتا ہے پس جو
شخص اس حکم کو نہ مانے یا اوسپر عمل کرنا ننگ و عار سمجھے
تو معلوم ہوا کہ وہ خبیث الباطن ہے۔ اور بدکاری کے
ارتکاب کا راغب۔
اور یہہ بھی مخفی نہین ہے کہ جو برائیان پہلے نکاح کے
نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہین۔ اور جنکو تمام خاص و عام
جانتے ہین۔ اور جس خیال سے اون لوگون پر طعن و
ملامت کرتے ہین جو اپنی بیٹیون بہنونکا نکاح نہین کردیتے

نکاح ثانی کے روکنے مین بھی اوسیقدر بلکہ اوس سے
زیادہ برائی اور بدنامی کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ باکرہ عورتون
کو بسبب عفت کے مردون کے ساتھہ چندان رغبت
نہین ہوتی ہے۔ جیساکہ بیوہ عورتون کو بوجہ مزاولت
سابقہ ہوتی ہے۔ و نیز قواے بدنی کے تکمیل ایک دوسرا
سبب ہوجاتا ہے۔

(۴) خداتعالی کے اس ارشاد سے (کہ اس کے فوائد خدا
جانتا ہے تم نہین جانتے) صاف ظاہر ہے کہ اس
مبارک فعل کے اسقدر بے انتہا فوائد ہین کہ جن کو خدا
ہی جانتا ہے اور ہم نہین جان سکتے۔ پس جو شخص اس
حکم الٰہی کے بجالانے مین کوتاہی کرے گویا باطناً وہ

اس بات کا دعوی کرتا ہے کہ اوسکا علم (معاذ اللہ من ذلک) خدا کے علم سے زیادہ ہے۔

(۲) قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ترجمہ پس اگر مرد اپنی عورتکو طلاق دے تو حلال نہین ہے وہ عورت اوسپر جبتک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نکرے یعنے تیسرے طلاق کے بعد عورت اوس مرد کے حقمین حلال

فائدہ جاننا چاہئے کہ خداوند تعالی نے طلاق کے ایسے قواعد بتاے ہین کہ اگر لوگ اون قواعد پر چلین تو مرد عورت مین کبھی جدائی نہ ہو۔ یعنے طلاق کا شرعی طریقہ یہہ رکہا گیا ہے کہ عورت کو ایام حیض مین طلاق نہ دین بلکہ حالت طہر مین قبل از وطی۔ اور ایک ہی مرتبہ طلاق کا لفظ کہا جاے۔ پہر اختتام عدت (یعنے تین حیض) تک مرد کو رجعت کا اختیار ہے۔ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ اور بعد انقضاے عدت بصورت رضامندی عورت کے تجدید نکاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہہ شمار مین ایک طلاق محسوب رہے گی۔ پہر اگر کبھی اتفاقا طلاق کی ضرورت پڑے تو اوسی شرط کے موافق ایک طلاق دیجاے۔ اور اس مرتبہ بھی عدت کے اندر رجعت کا اور ختم عدت کے بعد عورت کو رضامندی سے نکاح کر لینے کا اختیار ہے البتہ تیسرے طلاق سے تفریق کامل واقع ہوجاتی ہے جسکا حکم آیت مابعد سے ظاہر ہوتا ہے ۱۲ —

نہین ہے جبتک کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نکرے۔ اسکے
بعد اگر زوج ثانی بھی بعد دخول طلاق دیدے تو اوسوقت البتہ
زوج اول پر وہ نکاح سے پھر حلال ہوسکتی ہے۔ پس اس
آیت شریفہ سے واضح ہے کہ اللہ تعالی نے تیسرے طلاق
کی یہہ سزا مقرر فرمائی ہے کہ وہ عورت اوسپر حرام ہوگئی۔
اب حلال جب ہی ہوسکتی ہے جب وہ کسی دوسریکے نکاح
مین جاوے۔ اور اس کے متعلق حدیث شریف مین یہہ
بھی شرط ہے کہ وہ دوسرا شخص اوس سے صحبت بھی کرلے
اور پھر اتفاقاً وہ طلاق دیدے تو اوسوقت البتہ پہلا مرد پھر نکاح
کرسکتا ہے۔ یہہ سزا اس غرض سے مقرر کیگئی ہے کہ تیسرے
طلاق سے حتی الامکان پرہیز کیا جاوے تاکہ اپنی بی بی دوسرے

کے تصرف مین جانے سے بمقتضاے بشریت جو قلق و اضطرار

ہوتا ہے اوس سے محفوظ رہین۔

اور حلالہ* کے متعلق حدیث شریف مین ہر دو پر لعنت وارد

ہے۔ لعن اللہ المحلل والمحلل لہٗ۔

(۳) قال ذو الجلال المتعال وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ

أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ

أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ترجمہ اور جو لوگ کہ تم مین سے

مرجاتے ہین۔ اور اپنی عورتون کو چھوڑ جاتے ہین اون عورتون

* کسیکی مطلقہ کو اس غرض سے نکاح کرنا کہ بعد دخول طلاق دین تاکہ اوسپر حلال ہوجاے
اس حلالہ کرنے والے اور حلالہ چاہنے والے (زوج اول) پر اللہ کی لعنت ہے۔ ۱۲

کو چاہیئے کہ چار مہینے دس رات تک انتظار کرین۔ پس جب کہ وہ اپنی عدت کو تمام کر لین تو کوئی گناہ نہین ہے تم پر کہ وہ عورتین اپنے حق مین شرع کے موافق عمل (نکاح) کر لین تمہارے کامون سے خدا خبردار ہے۔

یعنے جب کوئی شخص مرجاوے تو اوسکی عورت کو چاہیئے کہ چار مہینے دس روز تک نکاح ثانی نہ کرے۔ اس مدت کے گزر جانے کے بعد اگر نکاح کرے تو کسی وارث یا ولی کو منع کرنیکا حق نہین ہے۔ غرضکہ اس آیت مین بھی حلت نکاح ثانی کا ذکر ہے۔

(۳۹)، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ ترجمہ اور جو لوگ کہ تم مین سے مر جائین۔
اور اپنی عورتون کو چھوڑ جائین تو ایسے لوگون کو چاہیے کہ اپنی
عورتون کے حق مین وصیت کر جائین کہ ایکسال تک اونکی
خبرگیری کیجاے۔ اور گھر کے باہر نہ نکالی جائین۔ پس اگر یہہ
خود اپنی رضامندی سے گھر کے باہر چلی جائین تو تم پر کچھ گناہ
نہین ہے۔ اوس کام کے کرنے سے جو شرعاً جائز ہے (یعنی
نکاح ثانی) خدا سب پر غالب ہے۔ اور صاحب حکمت ہے۔

* ابتداء اسلام مین یہی حکم تہا کہ جو شخص قریب بمرگ ہو اپنی عورت کے لئے یہہ وصیت
کرے کہ ایکسال تک اوسکی خبرگیری کیجائے۔ اور شوہر کے مکان سے باہر نہ نکالیجائے
اگر عورت خود اپنی خوشی سے ایکسال کے قبل گھر سے علٰحدہ ہو جانا اور نکاح ثانی کرلینا
چاہے تو کسی وارث کو ممانعت کا حق نہین تہا لیکن یہہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اور بجاے ایکسال

اس آیت شریفہ سے بھی نکاح ثانی کی حلت ثابت ہوتی ہے۔

(۵) قال اللہ تبارک وتعالی وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم ترجمہ اور نکاح کردو تم اپنے قرابتدار بیواؤن اور اپنے نیک اخلاق غلامون اور کنیزون کا اپنے اگر وہ محتاج ہون تو خدا اونہین اپنے فضل سے غنی کردیگا۔ اللہ توانا اور دانا ہے۔

اس آیت شریف مین بھی خدایتعالی بیوہ عورتون کے والیون کو حکم فرمایا ہے کہ اونکا نکاح کردین۔ بلکہ چند وجوہ سے اوسکی ترغیب دلائی گئی ہے۔

کے عدت کے لئے چار مہینہ دس روز معین ہوی۔ جیساکہ پہلے مذکور ہوچکا ہے۔

ہوگئیں آخر اسی الم مین
کاٹ گئیں عمرین اسی غم مین
سیکڑون بیچاری مظلومین
ناہوئی نادار بن معصومین
بیاہ سے انجان اور منگنی سے

اولاً۔ لفظ انکحوا استعمال کیا گیا ہے جو صیغۂ امر اور وجوب کے لئے موضوع ہے گو اس مقام مین وجوب مراد نہ ہو لیکن ایسے صیغہ کا استعمال دلالت کرتا ہے کہ مامور بہ کے نسبت کمال اہتمام مقصود ہے۔

ثانیاً۔ ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ سے اشارہ ہی اس حکم کی خوبی پر کہ جس کے بدولت زوال فقر اور غنی ہونے کی امید ہے۔ پس یہہ حکم اس کام کی کمال اہمیت اور برکت کو ثابت کرتا ہی۔ اور اس کے یہہ بھی معنی ہو سکتے ہین کہ اگر تمہارا فقر نکاح ثانی کا مانع ہے تو تم اوس سے نہ ڈرو۔ اور خدا پر بھروسہ کر کے اس کام کو اختیار کرو۔ پس نکاح ثانی گویا ایسا مبارک فعل ہے کہ باوجود مانع کے بھی اوس کے کرنیکا حکم ہے۔ اور زوال

مانع کے لئے اللہ پر توکل کرنے کی ہدایت دیگئی ہے ۔

مثال التاسع فضلہ صاف اس بات پر دال ہے کہ نکاح ثانی کرنا
خداوند عالم کے فضل وعنایت کا باعث ہے ۔

(۶) قال اللہ تبارک وتعالیٰ فلما قضیٰ زید منھا وطرا
زوجنٰکھا لکیلا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج
ادعیائھم اذا قضوا منھن وطرا وکان امر اللہ مفعولا

ترجمہ۔ جبکہ تمام کیا زید نے اوس عورت سے اپنی حاجت کو
(یعنے علاقۂ نکاح قطع کردیا۔ اور طلاق دیدی) تو ہمنے اوسکے
ساتھہ تمہارا نکاح کردیا تاکہ مسلمانون کو اپنے منھہ بولے لڑکون
کی عورتون سے جبکہ وہ طلاق دیوین نکاح کرلینے مین حرج
نہو۔ اور اللہ کا حکم ضرور واقع ہونیوالا ہے ۔

اس آیت کی شان نزول یہہ ہے کہ زید بن حارثہ[1] اپنی بیوی زینب
کو طلاق دینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو زینب سے نکاح کرنے مین بوجہہ تہنیت زید ایک گونہ توقف
تہا۔ کیونکہ عرب مین یہہ دستور تہا کہ احکام مین متبنے کو بہی
مثل فرزند صلبی کے جانتے تہے۔ اور اون کی ازواج کو
اپنے پر دائماً حرام سمجہتے تہے۔ تو اوسوقت اللہ تعالی نے
یہہ آیت نازل فرمائی جسکا مطلب یہہ ہے کہ جب زید
نے حضرت زینب کو طلاق دیدی تو خداوند تعالی نے اپنی
طرف سے زینب کو آپ کے نکاح مین دیا۔ تاکہ وہ بدرسم

[1] جنہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا متبنی کیا تہا۔ اور حضرت زینب سی
جو آپ کی پہوپی کی صاحبزادی تہین۔ اونکا نکاح کر دیا تہا۔

جو دیار عرب مین رائج تھی - اُٹھہ جاے - اور یہہ سنت

اہل اسلام مین قیامت تک باقی رہے - پس جو شخص کہ اس

حکم کو رد کرے - اور اس طریقہ کو مٹنا چاہے یا ننگ سمجھے

خواہ متبنی کی عورت سے نکاح کرنا عار جانے و یا مطلقاً بیوہ

عورتون کا نکاح ثانی معیوب سمجھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے -

یا اوس کے کفر کا اندیشہ ہے - خداوند تعالی ارشاد فرماتا ہی

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ

جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا - **ترجمہ** اور جو شخص کہ راہ

راست ظاہر ہو جانیکے بعد رسول کی اتباع نہ کرے - اور

مسلمانون کے طریقہ کو ترک کردے تو چھوڑ دینگے ہم اس کو

آخرت مین اوسی چیز کے ساتھہ جسکو وہ دنیا مین دوست کہتا ہے (یعنی اوسکو دائرہ کفر اور مرتدون مین رکھین گے) اور دوزخ مین داخل کرین گے۔ اور وہ دوزخ بُرا ٹھکانا ہے۔

(۷) قَالَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِفْضَالِ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا۔ ترجمہ۔ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو طلاق دین تو قریب ہی کہ اونکا پروردگار تم سے بہتر عورتین تمہارے عوض مین اون کو دیگا فرمان بردار باایمان نماز پڑہنے والیان تائب۔ عبادت کرنیوالیان روزہ رکہنے والیان ثیبہ (شوہر دیکھی ہوئین) اور باکرہ۔

اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور آپ کے ازواج مین بعض امور مین کچھ گفتگو ہو گئی
تھی۔ اور اسوجہہ سے آپ کے خاطر مبارک پر کسیقدر بار
ہو گیا تہا تو اوسوقت خداوند کریم نے آپ کے ازواج پر
عتاب فرمایا۔ اور یہہ آیت نازل کی کہ اگر تم ہمارے پیغمبر
کی پوری طور پر اطاعت نہ کروگی تو ہم تمہارے عوض مین
تم سے بہتر بیبیان اون کو عنایت کرین گے۔ جو صفات
مذکورہ سے موصوف ہون۔

منجملہ صفات متذکرہ ایک اس صفت کا بھی ذکر فرمایا کہ ثیبہ
جس سے کما ینبغی ظاہر ہے کہ اس امر کا وقوع بغیر جواز
نکاح ثانی کے صورت پذیر نہین ہوسکتا تو اس آیت شریفہ

سے بھی نکاح ثانی کا جواز بخوبی متحقق ہوگیا - اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ خداے جل جلالہ کے پاس بیوہ عورتونمین بھی اوسی طرح صفات محمودہ ثابت ہین - جیسا کہ باکرہ عورتون مین باکرہ اور ثیبہ ہونے کی خصوصیت عزت و وجاہت مین خدا کے پاس کچھہ اعتبار نہین رکھتی ہے -

پس اون بیوہ عورتون کی اہانت کرنی جو نکاح ثانی کرتی ہین ضرور اس کے مخالفت کی باعث ہوگی -

الحاصل یہہ بدرسم جو کفار ہندوستان مین رائج ہے جسکو بدعقل مسلمانون نے تبعاً سیکھا ہے - جس طرح صاف طورپر آیات قرآنی کے خلاف ہے ایسا ہی احادیث صحیحہ کے بھی مخالف ہے - ہرچند اس بارہ مین بہت سے احادیث

٣٣

وارد ہین۔ مگر یہان اختصارا صرف ایک حدیث شریف
ذکر کیجاتی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی
ثلاث لا تؤخرهن الجنازة اذا حضرت والصلوة
اذا انت والايم اذا وجدت لها كفوا ؂

ترجمہ فرمایا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے
علی تین کام مین تاخیر نہ کرو۔ نماز جنازہ مین جبکہ آوے
اور نماز پنجگانہ مین جبکہ وقت ہو جاوے۔ اور بیوہ عورت
کے نکاح مین جب تم اوسکا کفو پاؤ۔

اس ارشاد سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ جو لوگ اس حکم سے
احتراز کرتے ہین وہ گویا حضرت کی اطاعت سے احتراز

کرتے ہین وما علینا الا البلاغ

واضح رہے کہ حق جل وعلا نے اپنے مقبول بندون کے
ساتھہ بعض احکام کو خاص فرمایا ہے جو عوام الناس سے
باعث امتیاز ہین۔ پس جو شخص کہ اون خاص احکام مین
دخل دیوے تو البتہ وہ شخص بہ نسبت اون مقبولین کے
بے ادب تصور کیا جاویگا۔ مثلاً خدای تعالیٰ نے آنحضرت
علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام کو جن احکامات کی خصوصیت عنایت
فرمایا ہے منجملہ اون کے یہہ ہے کہ مسلمانون کو صرف
چار نکاح تک اجازت ہی۔ اور اس سے زاید حرام۔ مگر آپکے
حق مین کوئی حد معین نہین ہے۔ بلکہ یہہ امر آپ کی مرضی پر
محول کر دیا گیا ہی۔ پس جو شخص کہ چار نکاح سے زاید اپنے لئے

بھی جائز سمجھے تو وہ کافر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے جناب مین بے ادب ہے۔ کیونکہ اوس نے نص صریح
کی مخالفت کی۔ اور درپردہ گویا پیغمبری کا مدعی ہے
اور آپکی ہمسری کا خواہشمند ہے۔ نعوذ باللہ
علی ہذا عام مسلمانون کے لئے بدون مہر کے نکاح کرنے کی
ممانعت ہے۔ مگر یہ قید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے واسطے نہین ہے۔ کیونکہ جس عورت نے آپ سے نکاح
مین آپکی عزت حاصل کی۔ گویا اوس نے اپنے آپ کو حضرت
کی خدمت مین ہبہ کر دیا۔ اس لئے کوئی حق آپکے ذمہ پر
عاید نہین ہوتا۔ پس جو شخص اپنے آپ کو بھی اس طرح عمل
کرنے کا لایق سمجھے تو گویا اوس نے نبوت کا دعوے کیا۔

اسی طرح جس مسلمان کی متعددبی بیان ہون تو اوسپر واجب
ہے کہ اونکے درمیان عدل کرے۔ یعنے شب باشی وغیرہ
جملہ امور مین سب کے ساتھہ مساوات کا عمل رکھے۔ لیکن
آنحضرت علیہ الصلوۃ والتسلیم پر یہہ عدل واجب نتھا پس
جو شخص کہ اپنی عورتون کے ساتھہ نہ عدل کرے۔ تو گویا اوسنے
فرمان بردار مسلمانون کے زمرہ سے اپنے آپکو خارج کرلیا۔
اور یہہ بھی خصائص نبوی مین شریک ہی کہ اللہ جل شانہ
نے آپکے ازواج مکرمات کو امہات المومنین کے لقب سی
سرفراز فرمایا۔ کیونکہ جب آپکی ذات بابرکات کو ابوالارواح
اور تمام مسلمانون کی پیشوا بنایا تو آپکی ازواج مطہرات کو ماں
مسلمین مقرر فرمایا۔ اسی لئے آپکی وفات کے بعد اونسے

نکاح کرنا حرام ہوگیا کیونکہ نکاح کرنیوالا دو حال سے خالی نہین ہوتا
کافر یا مسلمان اگر کافر ہوتا تو مسلمان عورت سے کافر کا نکاح کرنا جائز
نہین تہا۔ اور مسلمان ہو تو یہہ بیبیان اوسکے حق مین بمنزلہ ماں کے
ہین۔ تو اس حیثیت سے حرمت نکاح بدیہی ہے۔ پس جو شخص اپنی
لڑکی یا بہن یا ماں کو بھی نکاح ثانی سے منع کرے تو گویا اوسنے
حضرت سرور کائنات کے ازواج مطہرات کے ساتھہ اونکے
برابر ہونیکا فاسد گمان اور دعوی کیا۔ اور آپ کے خصوصیات
مین مداخلت کی۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ شُرُوْرِ اُولٰئِکَ
الْمُنَافِقِیْنَ الضَّالِّیْنَ۔ وَھَدَانَا اِلٰی سَبِیْلِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ
بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن ۞ تمت بالخیر

غلط نامہ

صفحہ	سطر: متن	سطر: حاشیہ	غلط	صحیح
۵	۲	۲۳	بنتی	نہیں بنتی
۷	۹	۱	ازواج	اور ازواج
۹	۶	۱	بیٹون	بیٹون سے
-	۱	۱۰	نہ رونے دی	نہ دے تو رونے
۱۱	۱۹	۲	رعبت	رغبت
۱۲	۲	۳	حضرت	حضرت ﷺ
-	۱۴	۲	جناب	جناب ﷺ
۱۳	۲	+	ازدواج	زوج
۱۳	-	۱	سکار	کفار
-	۱۰	۱	حقیقت	درحقیقت
۱۴	۵	۲	نے	+
۱۶	۷	+	ثانی	+
۲۰	+	۱۰	دکھتی	رکھتی

صحیح	غلط	سطر حاشیہ	سطر متن	صفحہ
پائوں	پانو	۸	+	۲۲
مگر	گر	۲۲	+	"
خوشی کو	خوشیکو	۲۵	+	"
کی	کو	۱۴	+	۲۴
تیرا	میرا	۶	+	۲۵
اِن یکونوا فقراءَ یُغنِہِم	آن یکونوا فقراء یغنیھم	+	۳	۲۶
بدا	بد	۲۴	+	"
ادعیائہم	اوعیائھم	+	۶	۲۸
+	اور شبیہ	+	۴	۳۳
یہان گہڑیال	گہڑیال	۲	+	۳۴
بو	تو	۲۰	+	"

اعلان

شکر اللہ کا کہ اکثر فنون کی عمدہ کتب بہین خوشخط و صاف و پاکیزہ مع
صحت تمام کے اس مطبع مین نہایت صفائی کے ساتھ باہتمام
کارپردازان مطبع طبع ہوتی ہین لہذا صاحبان فرمائش سے امید
کیجاتی ہے کہ جو کتاب یا نقشہ یا کارڈ خواہ بخط انگریزی یا اردو یا غیرہ
جس زبان مین چھپوانا چاہین اطلاع فرمادین فقط —

المشتہر محمد قدرت اللہ مضطر
مہتمم مطبع مفید عام